

عزت میں کیا کرتا ہے۔ میں تمہاری درخواست مانتا ہوں۔ ورنہ ایک گھونٹے میں تمہارا مغز پیلہ کر کے اس صندوق کا راز دریافت کر لیتا چونکہ اب تو معاملہ ہی دوسرا ہو گیا۔ میں اب اس صندوق کے متصل ہرگز نہ جاؤنگا۔ اور یہ کہہ کر نوجوان نے اپنی ٹوپی سر پر رکھی اور مڑ کر چلنے لگا چار لی۔ جس کا کہ دل بھر آیا تھا۔ نوجوان کے پیچھے دوڑا اور منت و عاجزانہ لہجہ میں کہنے لگا ”رُسکی بھر کر، کہ اگر آپ نے میرے لڑکی ہونے کا کسی سے ذکر کیا تو میری نوکری جاتی رہے گی۔“

راؤ رک دیہ نوجوان کا نام تھا) گھوما اس نے پھر اپنی ٹوپی اتار لی اور بچپن کے پُر غور لہجہ میں سلام کرتے ہوئے بولا ”تمہارا راز صندوق کے سینہ میں رکھوں گا۔ میرا صاف سینہ ہے۔ اور جس سینہ میں کینہ ہے وہ سینہ نہیں اچھا“ میں نے نہیں کہا تھا کہ میں شریف زادہ ہوں تم خاطر جمع رکھو۔ کسی کو کیا میں اپنی ہمشیرہ تک کو جس سے میں ہر بات کہہ دیا کرتا ہوں) یہ ذکر نہ کروں گا۔ ۵

میری آنکھوں میں زمانہ کے حسیں بہتے ہیں

یہ وہ پردہ ہے جہاں پردہ نشیں رہتے ہیں

گو میری بہن بہ سن کر بہت خوش ہوتی۔ پر خیر اگر کبھی تمہیں کسی چور کے نکالنے میں دقت پیش آئے یا اور کسی طرح کی مدد کی ضرورت ہو تو مجھے یاد رکھنا۔ میرے پاس خبر بھجوا دینا۔ اور مجھے اعتبار کرتا“ اور یہ کہتے ہوئے وہ سلام کر کے واپس ہو گیا۔

کوئی رگ و ل کی شاید کھل گئی تھی نشتر غم سے

کہ اتنے میں نوجوان نے اپنی منہسی کو روکا۔ اور چھٹ ٹوپی اتار کر
ادب سے سلام کیا۔ اور کہا اُو ہو بہ بات ہے افسوس مجھے اول
ہی کیوں نہ معلوم ہو گیا۔

چارلی بچکیاں لیتا ہوا آپ نے کیا دیکھا۔ اور شرم و حیا کی سرخی
اُس کے رخساروں پر چھا گئی ہے

کیا تجھے کاتبِ زل کچھ نہ تھا کام اُگھڑی

بخت میں میرے تھے کئے صد رقم نئے نئے

نوجوان رعب کے لہجہ میں تم لڑکی ہو۔ اور بیشک ایک خوبصورت
لڑکی ہو۔ تمہارا نازک تھپڑ ہی اس بات کی گواہی دیتا ہے۔ بلکہ
تمہارے اس رو دینے سے بات کو اور پائے ثبوت کو پہنچا دیا ہے۔

یکایک خود چارلی نے رونا موقوف کیا۔ اور رکی پھر مروانگی طو
پر گھونسا مارتا چاہا۔ مگر جوں ہی اپنے مقابل کی جھکتی ہوئی آنکھوں
کی جھلک اور اس کی سیاہ گھونگر والی بھوئیں دیکھیں اُس کا وہ
اٹھا ہوا ہاتھ گر پڑا۔ اور اس نے لڑکھڑا کر کہا کہ آپ کو مجھے
اس طرح گفتگو کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔“

نوجوان نے بند ہو کر کہا یہ تمہارا یہ سوال مجھے تمہارے
لڑکی ہونے میں زیادہ یقین دلاتا ہے۔ اور اس ثبوت میں۔ میں
تم سے وہ سلوک کرتا ہوں جو ایک شریف زادہ کسی خاتون کی

یہہ ہمارے نواب صاحب کی خوش قسمتی ہو کہ اُسکو ایسا ہوشیار و با تدبیر
مددگار محافظ مل گیا۔ اور یہہ تو ہمارے نئے کپڑے ہیں۔ جو تمہیں ایسی
حالت میں پہنے ضروری ہیں۔ کھوڑی دیر بعد چارلی ایک خوبصورت
گوٹ دار بر جس اور گھٹیا سبز مخملی کوٹ و چمڑے کے گارڈز میں
کچھ اور ہی چیز معلوم ہوتا تھا۔ جو خوش خوش میدان میں پھر رہا تھا
اور رہ رہ کر اپنے کپڑوں کو دیکھتا جاتا تھا۔

چوتھا باب

نواب دال ہوئے

تم جو آئے ہو آج میرے گھر کیا طبیعت میں آئی کیا دلیس
باسٹ ہال۔ ٹکڑی کی بنی ہوئی ایک پرانی مگر نچتہ عمارت
تھی۔ ہارسٹ لاک جنگل (جو اُس کے پڑوس قلعہ لائٹ کلو رکا شکار
گاہ تھا) کے مشرقی حصہ سے ایک میل دور واقع تھی۔ اُس کے
دوسرے دن بمبکہ راڈ رک باسٹ کی چارلی سے ملاقات ہوئی تھی۔
اور جسے اُس نے حسب اقرار اپنے ہی تک رکھا تھا۔ راڈ رک
کتاب خانہ میں بیٹھا ہوا اپنے والد مسٹر باسٹ سے جسے لوگ
ریمس الا غظم کہتے تھے۔ اپنے اُس فرزند کی بابت جھگڑ رہا تھا جو اُس
نے ایام کالج میں اپنے اوپر کر لیا تھا اور جس کی ادائیگی کی نسبت بوڑھا

بھجوا دینا اور مجھ پر اعتبار کرنا۔“ اور یہ کہتے ہوئے وہ سلام کرواپس ہو گیا۔
 چارلی جس وقت راڈرک نظروں سے غائب ہو گیا تو نگین صورت
 پھر اسی صندوق پر آ بیٹھا۔ اور اپنی گردن جھکا کر گزشتہ واقعات
 کو سوچنے لگا۔ بڑی دیر کے بعد سامنے سے لوکس آتا ہوا دکھائی دیا۔ اور
 جھٹ چارلی نے دوڑ کر اس سے سب بیج بیج واقعہ کہہ دیا۔ کہ کس
 طرح نوجوان صندوق کے نزدیک آنا چاہتا تھا۔ اور اس نے کس
 طرح اس ایسا کرنے سے باز رکھا مگر انبا وہ لڑکی ہونے والا ذکر نہ کیا؟
 جسفر لوکس نے آخر پوچھا: تم نے اس کا نام دیتے تو لکھ لیا ہے؟
 چارلی: ہاں صاحب مسٹر راڈرک باسٹ اس نے لکھا دیا ہے۔
 جسفر لوکس: یہ سن کر متعجب نظر آتا ہے (دل میں جیسا کہ یہ بیان
 کرتا ہے۔ تو وہ کوئی لڑکا جو ان ہی معلوم ہوتا ہے) اور ہاں اس
 سے تم کس طرح بیٹھے؟

چارلی: میں نے اس کے منہ پر تھپڑ مارا۔ اور امید ہے کہ اب وہ
 کبھی نزدیک نہ آویگا۔

راوی: باتیں بڑھ بڑھکے نہ کیجئے جی معلوم ہے سب
 میں پتہ کی جو کہوں گا تو خجالت ہوگی

جسفر لوکس نے چارلی کی پیٹھ کھٹوئی۔ اور کہا شاباش بیٹا چارلی
 شاباش۔ مجھے اول ہی معلوم تھا کہ بوڑھے جان ہیکسٹ کا حشر
 کچھ چیز نکلے گا۔

ملقات مانڈید نہیں کی۔

جوان لڑکی میرے آبا میں تو اُس سے نہیں ملی۔ اور نہ خدا مجھے اس سے ملائے۔ مگر جو یہودہ کام اُس نے کیا وہ بہہ بہہ کہ صہارست لاک خبگل میں جانا ہمارے لئے ممنوع کر دیا۔ حالانکہ اُس کے مانک نے خدا اُسے بخشے بچپن سے ہلو گھوسنے اور پھرنے کی اجازت دے رکھی تھی۔ صبح میں محافظ کے جھونپڑے کے نزدیک زرد گلاب کے پھولوں سے جی بہلا رہی تھی کہ یکایک ایک لم دھڑنگ دیوڑا شخص نے مجھے للکار کر خبگل سے باہر نکل جانے کو کہا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ وہ نواب کا اعلیٰ محافظ ہے۔ گو اُس نے مجھے کوئی ایسی سختی نہیں کی بلکہ میرے پیچھے پیچھے آیا۔ جب تک میں ہارست لاک خبگل کی حدود سے باہر نکل کر اپنے مکان کی حد میں نہ آئی۔ آزاد کسی کی بھی اٹھانے نہیں منت دیکھا نہ کبھی سرو کوتہ بار شمر کا

نوجوان راڈرک توحس کے اول ہی کان کھڑے ہو گئے تھے محافظ

کا کچھ اور ہی حلیہ انبی بہن سے سن دم بخود ہو گیا۔

بوڑھار رئیس۔ گویہ ہمایہ پردری سے بعید ہو۔ ورنہ ایک گونہ نواب حق پر ہے۔ غلب ہے کہ اُس نے عوام کے واسطے ایسا حکم دیا ہو مگر جب نواب کو یہ معلوم ہو جائیگا کہ تم لوگ بچپن سے اس خبگل میں پھرتے ہو تو یقین ہے کہ وہ ایسا کرنے سے ضرور باز آ جائیگا۔ بوڑھے

رئیس حیل و محبت کر رہا تھا۔ کہ گذشتہ سال بوجہ ہونے کا فی بارش کے
اُسے فصل میں بہت کچھ دھکا لگ چکا ہے۔

بوڑھا رئیس بدن میں اچھا ہاتھ پاؤں کا مضبوط قریب ساٹھ
کے سن تھا۔ مگر اس کی بیوی کی بیوقت موت نے اُسے بہت کچھ
بدل دیا تھا۔ اور اُس کی کمر قد رے خم کھا گئی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ بوڑھا
رئیس اپنے ان بیٹوں بچوں راڈرک و اُس کی بہن وینی فرڈ کو جو اپنی
والدہ کی وفات کے وقت صرف پانچ برس کی تھی بہت پاتا تھا۔ اور
بیمہ محبت کرتا تھا۔ اُس نے اُس کو لاڈ میں پالا تھا۔ اور بہت آراوی
دے رکھی تھی۔

اچانک دروازہ کھلنے سے اُس ناخوش بحث کا جوان باپ بیٹوں
میں ہو رہی تھی فیصلہ ہو گیا۔ اور ایک جوان خوبصورت لڑکی اندر آ گئی
جس کے پر غضب نقش و نگار ظاہر کر رہے تھے کہ وہ بہت خفا ہے۔
بوڑھا رئیس۔ کیوں دینی کیا ہے۔ تم بہت خفا نظر آ رہی ہو جیسے کسی
لڑنے آئی ہو۔ مجھے امید ہے کہ میں اور راڈی اس سے مترا ہیں۔ ۹۔
جوان لڑکی یہاں بیشک آپ لوگ مترا ہیں۔ آپ دونوں میرے
پیارے بزرگ باپ بھائی ہیں۔ اتنا میں لڑکی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔
میں تو اُس نواب ڈمی گورن کا جو قلعہ میں رہتا ہے ذکر کرے آئی تھی۔
بوڑھا رئیس (اپنی کرسی سے ذرا ہلکر) کیوں بیٹی اُس نے کیا کیا؟
مجھے معلوم نہ تھا کہ وہ تم سے ملا ہے۔ کیونکہ ابھی تک اُس نے مجھے

زادہ جوان! جونہی کون کمرہ میں داخل ہوا دینی فرڈے عجب شرمیلے
انداز سے آنکھیں نیچے جھکا لیں۔ لیکن بوڑھا رنیں بکشاوہ پیشانی آگے
بڑھا اور اپنے آسے والے مہمان کا خیر مقدم کیا۔ اور ایک عمدہ
کوچ پر لٹھایا۔

بوڑھا رنیں ”بجندہ پیشانی۔ مسٹر لانگڈن میں تمہیں پھر بخیر واپس
وطن میں دیکھ کر نہایت خوش ہوا ہوں اور تمہیں تمہاری کامیابی پر
مبارکباد دیتا ہوں۔ تم مشرق میں نام پیدا کر کے آئے ہو
مرد سے بہتر ہے نام مروج ہے یہ مثل
پہلوانی ہے سو ہے رستم کی آتش دھاک ہے

جوان پادری ”مسٹر باسٹ میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔ اور میں
کچھ ایک دفعہ اس ”پیل ہرسٹ“ گاؤں میں واپس آکر از حد خوش ہوا
ہوں۔ خدا معلوم اس نے قلعہ کا نام کیوں نہ لیا۔ اور دینی نہیں۔
مجھے اب مس باسٹ کہنا چاہیے۔ کیا تمہارے پاس اس نوجوان کے
لئے جو آج سے چار سال ہوئے یہاں سے چلا گیا تھا اور اب پادری
ہو کر پھر واپس آیا ہے۔ کچھ الفاظ نہیں؟ صبح مجھے راک گاؤں
میں ملا تھا۔ جس نے مجھے بتایا کہ میں اب بجائے اس چھو کری کے جو
میرے ساتھ کھیلا اور مجھے چھیڑا کرتی تھی ایک شریروان خاتون
پاؤں گاہے رول میں

دیکھئے اگلے لے ہکو تبوں سو کیا فیض اک برہمن نے کہا ہر کہ یہ سال اچھا ہے

رئیس کے اُس جواب نے لڑکی کو دہسایا کر دیا۔

جوان لڑکی (ملاست سے) اگر نواب نے ایسا نہ کیا تو اس کو اس بات کا خمیازہ ضرور اٹھانا پڑے گا۔ بیہ پرانی جگہ پر نئے نئے نوکر رکھنا سخت بے انصافی ہے۔ اس گاؤں کے لوگوں کے منہ سے روٹی چھین کر باہر والوں کو دنیا کچھ عقل کی بات نہیں۔ میں نے سنا ہے کہ نواب ڈی گورن نے اس گاؤں میں ہر سٹکانہ کوئی آدمی قلعہ میں اور نہ اُس کے متعلقہ جاہلاد پرستی نوکر رکھا ہے۔ بلکہ سب آدمی دور دراز سے لاکر رکھے ہیں جو اگر اعلیٰ محافظ کی طرح ہیں تو پھر آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ وہ لوگ کس قسم کے ہوں گے۔ اس کو آپ کسی موقع پر سمجھا دیں۔ بقولہ

بدبیدی سے گزرنی اپنی باز آئے

نیک کیوں نیکی سے اپنی ہاتھ اٹھائے

نوجوان راڈرک مگر کیا تمنے کسی نوجوان مددگار محافظ کو تو وہاں نہیں دیکھا۔ چونکہ یہی فرڈ نے تو سوائے اس دیوزاد شخص کے جس پر وہ اچھی طرح اپنا غصہ نکال چکی تھی اور کسی کو نہ دیکھا تھا، جواب دیا نہیں میں نے کسی اور کو وہاں نہیں دیکھا؟

نوجوان راڈرک شہتا ہوا کمرہ سے باہر نکلا۔ تو اس کی نگاہ ایک خوبصورت لائے قد جوان رعنا پر پڑی۔ جو زاہدانہ لباس میں تھا جب وہ کمرے میں داخل ہونے لگا تو راڈرک نے اسے پسلیوں میں گدگدایا۔

بہہ کہ بڑا پادری ابھی اوسط العمر اور مضبوط ہاتھ پاؤں کا آدمی تھا۔
 بوڑھے ہارٹس "تمہارا کیا خیال ہے۔ بڑے پادری سے تمہارا اچھا
 نبھاؤ ہو جائیگا؟"

جوان پادری زور اکند سے ہلا کر، ظاہرًا تو لگاڑ کی کوئی وجہ نہیں۔
 معلوم ہوئی۔ وہ مجھے بہت خوش ہیں اور میں بھی مطمئن ہوں کہ ان
 کی وفات کے بعد میرا ہی حق ہے۔ استغفر اللہ استغفر اللہ میں اپنے
 بزرگ کی تحقیر کر رہا ہوں۔ جوان پادری نے ہنس کر کہا: "مسٹر نیڈیل یہ
 ان بڑے پادری کا نام ہے، بہت لائق ہیں گاؤں کے لوگوں کا اچھا
 خیال رکھتے ہیں۔ میرا ان کا بڑا اچھا گدارہ ہو رہا ہے۔ مگر معلوم نہیں
 وہ کس وجہ سے قلعہ لانگ کلور والوں کے سخت برخلاف ہیں۔ خاص کر
 اُس کی شکار گاہ کے محافظ سے تو از حد خفا ہیں۔ وہ شاید نصیحت کرنے
 اُس کے جھونپڑے واقعہ ہارٹس لاک جنگل میں گئے تھے جہاں وہ ان
 سے ادب سے پیش نہ آیا تو وہ سخت برا گجھتہ ہو کر چلے آئے۔

وینی ربراشتیاق لہجہ میں "تو پھر انہوں نے کیا کیا؟"
 جوان پادری بڑے پادری صاحب کو جب یہ معلوم ہوا کہ لوکس فرقہ
 رومن کیتھولک سے ہے تو انہوں نے اُس کو جھونپڑے میں خود جا کر کے
 سمجھانا چاہا جس پر اُس شریر بد معاش لوکس نے نہ انجان سے
 کیا کہا کہ یہ ناراض ہوئے بد دعائیں دیتے چلے آئے۔

وینی فرڈ (تالی بجاتے ہوئے) "مسٹر نیڈیل نے خوب کیا؟" میں بھی اُس

دینی فرڈ۔ شرماتے ہوئی آگے بڑھی) اور چند معمولی الفاظ میں ہی خوش آمدید و مبارکباد ختم کر دی۔ وہ پادری کے یکایک اتنے عرصہ بعد آنے سے ذرا گھبرا سی گئی۔ ورنہ یوں تو وہ بہت خوش ہوئی۔

جوان پادری۔ اب وہ لڑکانہ تھا جو قلعہ لانگ کلور میں دینی کے سبب مارا کرتا تھا۔ بلکہ اب وہ مشہور پادری لانگڈن ٹریننگم تھا۔ جسے قصبہ مائل اینڈر کا بچہ بچہ جانتا تھا۔ اور جہاں اُس نے اچھے اچھے کار نمایاں کئے تھے۔ اور جہاں وہ خدا معلوم اور کبت تک رہتا کہ یکایک سخت سنجار نے اُس کو آدیا یا۔ اور کامل ایک ناکہ تک اس کا پھیپانہ چھوڑا اور اُسے مجبوراً بغیر من تبدیل آب و ہوا اپنے ہی گاؤں میں رجو اس کا جہنم بھوم تھا) مددگار پادری کی خالی جگہ پر کرنے کے واسطے نوکر ہو کر آنا پڑا۔ پادری لانگڈن سرجارج ٹریننگم کا منجھلا بھائی تھا۔

سرجارج ٹریننگم کے سر جانے اور قرضدار ہونے کی وجہ قلعہ لانگ کلور نواب ڈی۔ گورن کو کرایہ پر دیا گیا۔ ورنہ چنداں ایسی ضرورت نہ تھی۔

اگر پادری لانگڈن چاہتا تو کوشش کر کے بڑے پادری کے عہدہ پر مقرر ہو سکتا تھا۔ کیونکہ سارا گاؤں۔ پیل ہرسٹ سرجارج مرحوم کی وقتاً فوقتاً مہربانیوں کا مشکور تھا۔ مگر جوان پادری لانگڈن نے اپنی فیاض طبیعت کی وجہ اس بات کا مطلق خیال تک نہ کیا و دوسرے

و شان کا اظہار کر رہا تھا۔ اور سب بڑھکریہ اس میں جو ہر تھا کہ اس کے نقش و نگار اس قدر دل آویز پیارے اور دل میں کھینے والے تھے کہ ان میں عیب جوئی کی ضرورت نہ تھی۔

نواب ڈنی۔ گورنر جسے ہم آئندہ نواب کے لقب سے ملقب کریں گے (میرے پیارے مسٹر باسٹ آپ نے غریب خانہ تک جانے کی تکلیف گوارہ کی تھی۔ اس کے بدلے میں میں نے مناسب سمجھا کہ آپ سے جلد ملاقات بازید کروں۔) اور یہ اس نے صاف و صحیح انگریزی میں کہا (آپ کی یہ عین بندہ نوازی تھی کہ ایک پربوسی سے اس قدر جلد ملاقات کی۔ آپ ایک لائق بزرگ ہیں۔ فرانس میں میرا کوئی وسیع خاندان نہیں۔ مگر مجھے اپنی خوش قسمتی پر ناز ہوتا ہے۔ جب میں یہہ دیکھتا ہوں کہ مجھے قدیم عمارت قلعہ لانگ کلور میں رہنے کا افتخار حاصل ہے۔ اس کے بعد بوٹھے رئیس نے دونوں مسٹر لانگڈن ٹریننگم اور وینی کا توجہ تعارف کرایا۔ اس مرتبہ پھر نواب نے جھک کر کورنشات کی۔ مگر جوہی سر اٹھایا تو سیدھا وینی کی آنکھوں کو دیکھا جس میں خدا معلوم کس غضب کا جادو کوٹ کوٹ کر بکھرا تھا۔ کہ یہ ایک سکند کے لئے بالکل حواس باختہ ہو گیا۔ ساری سٹی گم ہو گئی۔ کیونکہ حقیقت میں وینی فرڈ پرے درجہ کی خوبصورت لڑکی تھی۔ اس کی سیاہ ریلی آنکھیں۔ اس کے لیے گھونگر والے بال اس کے حسن و لاویز کو دوبالا کر رہے تھے۔ یہ بات کہ صنف نازک کی سیاہ آنکھیں ہوں یورپ میں کم ہے)

کبخت خانہ کو پسند نہیں کرتی۔ امید ہے کہ وہ اپنی بند دقوں کے پھر ہی میں رہے گا۔ پھر وہ بیان کرنے لگی کہ کس طرح اس اعلیٰ محافظ نے اُسے جنگل سے نکل جانے کو کہا تھا۔ اور جس کی بابت میری جب نواب ڈی۔ گورن سے ملاقات ہوگی تو ضرور شکایت کروں گی۔ اور خوب اُس کی وہ صرف یہاں تک ہی کہنے پائی تھی کہ رک گئی۔ کیونکہ کمرہ میں چوکھٹ کے پاس خالسا ماں سے ڈرا آگے جسے وہ اندر لایا تھا۔ ایک شریف آدمی جھک کر آداب بجا مار رہا تھا۔

خالسا ماں (زور سے) ”جناب عالی۔ اعلیٰ حضرت نواب ڈی۔ گورن صاحب“ کہہ کر خود واپس چلا گیا۔

بوڑھا رئیس بڑے پیرے نواب یہ آپ کی کس قدر ہم پر عنایت ہے۔ اور آگے بڑھ کر خاص ملاقاتی کا ہاتھ جوش سے چوم لیا۔

دینی فرڈولانڈن ٹریننگم پردہ کی آڑ میں سے فرانسسیسی نواب کا جو جھکا ہوا تھا چہرہ دیکھنا چاہتی تھی کہ جس کو دینی اپنے خیال میں بوڑھا سمجھے ہونے لگی۔ حالانکہ نواب کی عمر ۳۵ سال سے زیادہ نہ ہوگی۔ جب نواب سیدھا کھڑا ہوا تو دینی کو فوراً معلوم ہو گیا کہ وہ غلطی پر تھی۔ کیونکہ نواب بوڑھا نہ تھا۔ اس کی کنگھی کی ہوئی قمیض دار موچھیں بکروٹی ڈاڑھی سر کے بال مہین البرٹ فیشن کے کٹے ہوئے لائے خوبصورت بدن پر قیمتی فلائین کا جوڑا جس کی کٹائی و سلائی اُس کے سینے دے کی اعلیٰ لیاقت ظاہر کر رہی تھی، اور اس کا چکنا چکیلا چہرہ اس کی نمکنت

پیارے زرد گلاب کے پھولوں سے دل بہلا کر جی خوش کر رہی تھی کلیل
میں غلہ ماسا اور مجھے جنگل سے باہر نکل جانے کو کہا۔

نواب۔ (متاسف ہو کر) مس باسٹ اگر ٹوکس آپ سے گستاخی سے پیش آیا تو
میں ابھی اُسکے تن سے کھال اُتر وا دوں۔ اُس کی آنکھیں آپ کے پاؤں تلے
بچھا دوں۔ اور وینی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں۔

وینی فرڑ۔ (یہ سمجھ کر کہ اُس نے بازی جیت لی) "بیشک وہ گستاخ تھا مگر اس ہزار کا مستوجبِ نہیں

نواب بیجا چا تو آپ کا یہ مطلب ہے کہ میں اس کو معاف کر دوں۔ اور

ساتھ ہی وہ رکاوٹیں بھی ہٹا دیجائیں، آپ کو جنگل میں پھرنے کی وہی

آزادی حاصل ہے جو پہلے تھی۔ اور مس باسٹ میں آپ کو یقین دلاتا

ہوں کہ میں ہزار پونڈ خرچ کرنے پر آپ کی خاطر تیار ہوتا۔ کاش کہ میں

آپ کی اس کشیدہ خاطری کو روک سکتا۔ جو بد قسمتی سے پہلی ہی ملاقات میں

پیش آئی۔ اور ساتھ ہی میں اس کے قلعہ کے آئندہ مالکوں کو بھی رنجیدہ

کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ نواب کا یہ اشارہ پادری لانگڈن کی طرف تھا

وینی فرڑ (آہستہ سے) یہ تو خوب مثال قائم کر دی۔ خوب۔ ع

ہوا میں بھر کے یہ کم ظرف بھی کتنا ابھرتے ہیں

نواب۔ درست ہے۔ مگر میں سخت افسوس کرتا ہوں کہ یہ صرف آپ کے

واسطے کسی خاص خصوصیت سے نہیں بلکہ ہر ایک کے واسطے ہے خواہ کسے

باشد۔ بغیر میری اجازت جنگل میں نہیں آ سکتا۔ آپ مجھے خواہ دیوانہ فراموشی

کہیں۔ اور یہاں اُس کا لہجہ سختی سے بدل گیا) افسوس اب میں پناہ دیا ہوا ہوں

بوڑھے رئیس نے کچھ عرصہ تک مختلف گفتگو کر نیکی بعد اپنی حکمت عملی سے
 پہلہ کہنا شروع کیا کہ ہمیں از حد خوشی ہوئی کہ ہمارا پڑوسی نواب بہت شکاری
 ہے کہ مشہور شکار گاہ کو اس نے اس سختی سے بند کر رکھا ہے کہ آج تک خود
 اس کے مالک نے ایسا نہ کیا تھا۔

نواب بدو اتھی آپ کو صبح خبر ملی ہے، لیکن ساتھ ہی اس نے اپنا سفید
 ہاتھ ہلا کر کہا: جناب مجھے آپ ایسا خود غرض خیال نہ فرمائیں۔ کہ سب
 شکاریں ہی کرنا چاہتا ہوں۔ بلکہ میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ مع مسٹ
 موسم خزاں میں مجھے شکار میں مدد دیں گے۔ اور ساتھ ہی مسٹر ٹریننگم بھی
 اگر ان کے راہدہ نہ کپڑے بندوق اٹھانے کی اجازت دیں۔ میں اس
 شرکت کو اپنا خاص اعزاز و افتخار سمجھوں گا۔ کیونکہ وہ جگہ ان کے آبا و
 اجداد کی ہے مجھے ان سے بطور رہنما اور امداد ملے گی۔

جوان پادری بدو میں بخوشی اپنے ناچیز تجربہ کے ساتھ حاضر ہوں میں
 نے اپنے بچپن میں چپہ چپہ اس زمین کو روندھا ہے۔ اور یہی اس وقت
 میری عین خوشی ہوا کرتی تھی۔

وینی فرڈ نواب کے ہاں کرنے پر جھٹ بول اٹھی۔ اور آپ مجھے بغیر
 موسم خزاں کے انتظار کے ہارسٹ لاک جنگل کا سب حال معلوم کر سکتے
 ہیں۔ بشرطیکہ آپ ذرا اپنے اس محافظ کو تنبیہ کر دیں۔ سر جارج ٹریننگم
 کی طرف سے ہمیشہ ہم باسٹ ہال والوں کو اجازت تھی کہ بے محابہ آزادانہ
 گشت لگایا کریں۔ مگر جناب کے محافظ نے عین اس وقت جبکہ میں پیارے

لانگڈن کو مددگار پادری کے عہدہ پر اس جگہ آئے ہوئے ابھی کوئی ایک مہینہ ہی ہوا تھا۔ کہ یہاں کی عہدہ آئے ہوئے اس پر وہ اثر کیا جو سونے پر سہاگہ کرتا ہے۔ اُس کے سیاہی مائل داغ جو مشرقی ملک میں بوجہ سخت محنت کے ہو گئے تھے اب اُس کے چہرہ سے جاتے رہے تھے اور اب وہاں اس کی جگہ ایک خوبصورت دلکش گلابی چہرہ نظر آ رہا تھا۔ اُس کے پچکے ہوئے گالوں کا آب نام و نشان تک نہ رہا تھا۔ مگر یہاں پر بہہ بہہ دنیا بھی لازمی معلوم ہوتا ہے کہ ملا وہ ان باتوں کے ایک خاص چیز اور بھی تھی۔ جو اُس کے دل کو تقویت دے رہی تھی اور وہ مس دینی فرڈ کی سچی محبت کا خیال تھا۔ بچپن کے زمانہ میں جب لانگڈن اکسفورڈ کی یونیورسٹی سے قلعہ لانگ کلور میں پڑ آیا کرتا تو دینی اُس سے بہت محبت و خوش اخلاقی سے پیش آیا کرتی تھی۔ اُس کو لانگڈن کے آنے کی نہایت خوشی ہوتی تھی وہ دونوں بہت اچھے دوست تھے۔ مگر جب آخری دفعہ لانگڈن لانگ کلور سے ایام رخصت پوری کر کے جانے لگا تو اس کے دل میں کسی اور ہی خیال نے جگہ کر لی تھی۔ جسے وہ اس وقت بوجہ غور و سالی جتانہ سکا۔ اور اپنے دور دراز سفر مشرق میں چلا گیا۔ کہ جہاں سے اب اُسے چار سال بعد واپس آنے کا پھر اتفاق ہوا۔ جبکہ وہ خیال ایک سچی محبت کی شکل میں اچھی خاصی جڑ پکڑ چکا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ میں اس حسن کی دیوی کو دل سے چاہتا ہوں اور میں مدت سے اس کا فریفتہ ہوں۔

چونکہ اب دونوں ساتھ ساتھ تاروں بھری رات میں واپس گھر جا رہے

کسی صورت سے نہیں توڑ سکتا۔ مجھے یہ کہتے ہوئے سخت رنج ہوتا ہے مگر میں مجبور ہوں۔
وینی فرڈ نے حیران ہو کر نواب سے یہ بات کہی اور بغیر اس کی طرف دیکھے یا کوئی لفظ بول کر باہر چلی گئی
قابلِ قرب نہیں بے ادبوں کی صحبت دور رہ ان سدا جلتو تر پاس نہیں

پانچواں باب

محبت و جوانی کا خواب

خاکسار و نکو مری جان نہ سمجھنا چیز خاک ہی میں تو چھپے لال رنگیں رہتی ہیں
سینچر کے روز کی شام تھی اور میل ہر سٹ کے گرجا میں گا کر عبادت
الہی کرنے کی مشق ابھی ختم ہوئی تھی جبکہ دینی فرڈ باسٹ نے حسب
معمول پیا نوبجائیکا جو فخر حاصل کیا تھا اس کی اس شوقیہ نوکری میں
پادری لانگڈن نے جو حاضرین گرجا میں اول درجہ کا گانے والا تھا (اپنی
سر ملی آواز سے اس کی مدد کی تھی۔ کہ جہاں غلیم ہمیں شاعر کے
پڑائے گاؤں میں جس جگہ محض پڑائے گئے کے لوگ رہتے تھے اتنی
مجلس کا اکٹھا ہونا بہت غنیمت تھا۔ اور طرہ یہ کہ قریب قریب ہر پیشہ
کے لوگ شریک تھے۔ زن و بچہ برنا و پیر سب ہی گرجا سے باہر نکل کر
اکٹھے ہوئے اس خاموش راستے سے ہوتے ہوئے پڑائے پھاٹک کی آڑ
میں غائب ہو گئے۔ جو گاؤں کی سڑک پر تھا لیکن وینی فرڈ وہیں دروازہ
میں کھڑی رہی۔ جب پادری لانگڈن نے دروازہ میں قفل لگا دیا تو پھر
یہ دونوں بھی ساتھ ساتھ اس پرانی سیاہ پوش عمارت کو جو بادشاہ مارن
کے وقت کی بنی ہوئی تھی دیکھتے ہوئے چھوڑ کر چلے آئے۔

اس کے اور کیا کہوں کہ میں تمہیں چاہتا تھا۔ اور چاہتا ہوں۔ مجھے جسے محبت ہے۔ اور سچی۔ مگر تب وہ زمانہ تھا کہ ہم شبیل کچھ سمجھتے تھے۔ اور آپ خدا کے فضل سے وہ محبت بڑھتے بڑھتے ایک پختہ پھل ہو گئی ہے۔ اور پیاری وینی تم مجھے اپنی جان سے زیادہ عزیز ہو۔

وینی فرڈے خوشی کا سانس بھرا۔ اور کہا آہ۔ پیارے لانگڈن۔

پادری لانگڈن۔ وینی میری جان وینی۔ اور یہاں ان دونوں کی زبان حرکت گئی۔ مگر ان کا یہ پہلی دفعہ گرم جوشی سے بغیر ہونا لیکھا ایک خوفناک آنکھ کی چمک سے جو سڑک کے موڑ پر ان کی طرف آتی ہوئی معلوم ہوئی، مغل ہو گیا۔ یہ وہ موٹر کار کے بجلی کے لمپ کی روشنی تھی۔ جس کے بیش قیمت ربڑ اور اعلیٰ قسم کی ساخت نے اس کھڑکھڑاہٹ اور بربر کی آواز کو بالکل خاموش کر دیا تھا۔ جو اکثر معمولی موٹروں میں ہوا کرتا ہے۔

یہ دونوں جلد ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے۔ اور فوراً ہی قریب کی جھاڑیوں میں پناہ گزین ہوئے۔ اور یہ انہوں نے عین وقت پر کیا ورنہ ان کے کچل جانے میں کوئی شک نہیں تھا۔ کیونکہ اسی وقت موٹر کار سن سے قریب ہو کر نکل گئی۔ جس میں نواب اور اس کا ملازم بیٹھے ہوئے شاید نواب نے ان کو نہیں دیکھا کیونکہ اُس نے ٹوپا اتار کر ان کو سلام نہیں کیا۔

اس اچانک رکاوٹ کے بعد دونوں پھر چلنے لگے جبکہ اول وینی

کھے پادری لانگڈن نے مناسب سمجھا اس سے اچھا اور کونسا موقع ہوگا۔
اپنا راز دل دینی پر ظاہر کر دے۔ اور اپنی اصل منشا سے اسے بخبر نہ رہنے دے۔
چونکہ پادری لانگڈن اپنی گفتگو میں بہت سیدھا اور سنجیدہ تھا۔ اس نے
جس وقت باہر کے پھاٹک کی زنجیر چڑھائی اور اس راستے کو ہولے
جو باسٹ ہال کو جاتا تھا تو پادری لانگڈن نے اپنی تقدیر آزمائی کی تقریر
یوں شروع کی ہے

ہم بھی رکھتے ہیں وہ دل مول نہیں ہر جہا
پر خریدار کی دیکھیں تو نظر کتنی ہے۔

پادری لانگڈن نے پیاری دینی تمہیں وہ میری گزشتہ چار سال کی ہراس
الوداع یاد ہے کہ جب ہم دونوں برابر کے دست کھتے تھے؟
وینی (ہنسکر) ”مجھے خوب یاد ہے۔ مگر برابری کے بارے میں کچھ
نہیں کہہ سکتی۔ سوائے اس کے کہ وہ آپ کا زاہدانہ عہدہ تھا۔ جس نے
مجھ پر بہت کچھ اثر کیا تھا۔“

پادری لانگڈن نے ”پاری عہدہ نہیں دل کی بکلی کہو۔ پیاری تمہیں
یاد ہے کہ میری وہ حالت کیوں ہو گئی تھی؟“
وینی نے درج لفظ پیاری سنا تو وہ سمجھ گئی کہ کیا ہونے والا ہے سچ
ہے دل را بدل رہیست (شوخی سے جواب دیا۔ مجھے کیا معلوم
آپ کو اس وقت کیا ہو گیا تھا؟“

پادری لانگڈن نے تم کچھ تھوڑا سا سمجھ گئی ہو۔ میری پیاری سوائے

روز کے رنج کے گھر سے مصیبت نکلی

دن پھرے جان بچی عیش کی صورت نکلی

پادری لانگڈن کچھ تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ اُس سے کچھ یاد آ گیا۔ اُس نے ذرا زور سے کہا گر جائیں تمہارے آج کے گانے نے آج مجھے سید مخطوط کیا تم نے کیا ہی نور کا گلا پایا ہے کیا ہی اچھا ہو جو کل تم پھر وہی گاؤ؟ وہی فریڈ۔ (کی اندھیرے سے آواز آئی) میرے پیارے کل وہ گانا گاؤں کہ گر جا کے شہیر دستون و جدیں آ جائیں۔ اور سامعین عیش عیش کر جائیں

پچھٹا باب

گر جا کے اندرونی کمرہ میں ایک پُر درویش

جھائے آسمان کی انتہا کیا

بڑوں کی بات جو کچھ ہے بڑی ہے

یقیناً۔ اور دراصل زمانہ کی آئندہ خوشیوں میں جن کی نہ ابتدا ہے اور نہ انتہا۔ اگر کوئی لطف ہے تو وہ ملک انگلشیہ میں (اتوار) کے روز واقع ہوتا ہے۔ بلکہ وہ زمین کا ٹکڑا بھی جسے کسان کے ہل یا گاڑی کے پتوں نے نہ روندھا ہو اس دن بھلا معلوم ہوتا ہے۔

پادری لانگڈن وہی کے سچے قول و قرار کے بعد جو صبح ہوئی تو وہ بالکل (مانند موسم بہار) اتوار کے روز تھی۔ جو کہ انسان کے دل

پادری لانگڈن : ہاں پیاری کہتی تو بیچ ہو۔ مگر ایک عرصہ چاہئے کم
 از کم چالیس برس۔ میری پیاری میں جانتا ہوں کہ فصل کے عمدہ نہونے
 اور رادڑک کو اعلیٰ تعلیم دلانے کے واسطے تمہارے والد کو کس قدر
 روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ میں اپنے بارے میں ابھی ان سے کچھ نہیں
 کہتا۔ ابھی اس بات کو ایسا ہی رہنے دو۔ اس سے ہماری محبت میں کچھ
 کمی نہیں آتی۔ یہ اس سے تو اچھا ہوگا کہ مجھے تم سے بات کرنے کی تو اجازت
 نہ ہو۔ اور کیا خبر تب تک خدا کیا کرے۔ وہ مسبب الاسباب ہے۔ اس کی
 کریم کے قربان۔ اس کی رحیمی کے صدقے۔ کیا تعجب کہ قسمت ہی پٹا کھا جائے
 سائیں کے سو کھیل۔ ممکن ہے کہ میں سات ہزار روپیے۔ سالانہ کی جاگیر
 پر بیٹھ جاؤں جو آج کل بڑا پادری مسٹر مینڈیبل پار ہا
 ہے۔

وینی فرڈ۔ (اثبات میں سر ہلاتے ہوئے) مجھے بھی تمہاری رائے سے اتفاق ہو میرے خیال
 میں بھی یہی بہتر اور مناسب ہے کہ ہم (پہلی منگنی ریا اس ایجاب و قبول)
 کی خبر کو فی الحال مخفی رکھیں اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہونے دیں۔ یہ
 سدا ایک ہی رنج نہیں ناؤ چلتی

چلو تم اُدھر کو ہوا ہو بدھ کی

اتنے میں دونوں باسٹ ہال کے پھاٹک پر پہنچ گئے جہاں لوداع
 کا پڑجوش بوسہ ثبت کر کے پادری لانگڈن خوش خوش بہہ کہتا ہوا
 واپس ہوا۔